Registered

L. No. 89.

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر (۳۲) مطبوعہ ۱۱ اگست ۱۹۰۵ء بروز جمعہ جلد (۳۳)

گذشتہ اخبار

ولاڈیوسٹک کے باشندے جتھے کے جتھے ہو کر [illegible] میں جا رہے ہیں۔ بیرن ہاشی نے ۳ اگست کو [illegible] نامہ کو شاہ معظم کے حضور پیش کیا۔ یکم اگست کی خبر ہے کہ ملکہ معظمہ [illegible] میں مقیم ہیں اور شاہی محل میں فروکش ہیں۔ یکم اگست۔ جنرل لینے وچ تار دیتے ہیں کہ روس کی فوج محصور ہو گئی ہوئی ہے اور کہ تمام جاپانی کوششیں ہم تک پہنچنے میں رائیگاں گئیں۔ ۲ اگست۔ زار نے ایک [illegible] اور روس کا جواب دیتے ہوئے اس سفارش کو تندل(?) سے منظور کیا ہے کہ جنگ جاری رکھنی چاہئے تاکہ دشمن بالکل کچل ڈالا جائے۔ بعد کی خبر ہے ایم ڈی وٹیا نیویارک میں پہنچ گئے ہیں۔ انہوں نے نیویارک ہیرلڈ کے ساتھ ملاقات کرتے ہوئے کہا کہ مصالحت کی کارروائی غالباً ایک ہفتے کے اندر ختم ہو جائیگی کیونکہ جاپانیوں کی شرائط بڑی بھاری ہیں۔ سینٹ پیٹرزبرگ میں یہ خیال سمجھا جا رہا ہے کہ موجودہ روسی سرکار کیطرف سے صلح [illegible] ہے کیونکہ قوم اس امر پر متفق نہیں ہے کہ تاوان میں علاقہ جات یا روپیہ ادا کیا جاوے اور یہ بھی محسوس ہوتا ہے کہ جاپان بھی معاوضہ لئے بغیر جنگ سے باز نہ آئیگا۔ یہ بھی ظاہر ہے کہ سگھالین روس کے بس سے ہمیشہ کیلئے جاتا رہا ہے اور یوں کل علاقہ اس پر جاپانیوں کے قبضہ(?) ہو گیا۔ ۲ اگست۔ جنرل لینے وچ نے زار کو کل تار دی ہے کہ ہماری فوج کا حوصلہ قابل اطمینان ہے اور وہ ہر ایک کام کے لئے مستعد ہے۔ نیو اورلینس میں زرد بخار زور پر ہے۔ کلکتہ کے بوبازار میں جو قتل کا حادثہ وقوع میں آیا تھا اُس کے قاتل کو گرفتار کرنے والے کو پولیس کیطرف سے پانچ ہزار روپیہ انعام دیا جائیگا۔ جاپانی لوگ سگھالین میں ایک سول ایڈمنسٹریشن قائم کر رہے ہیں۔ ہند میں اب آگے کو چھوٹی [illegible] نہیں آئینگی۔ اب تک صرف ۲۰ ہزار بندوقیں فوج میں تقسیم ہوئی ہیں۔ یونائیٹڈ سروس کلب شملہ میں اس ہفتہ میں دو بڑی ضیافتیں ہونگی۔ ایک تو شان کالج(?) کی طرف سے اور ایک جنرل سر ایڈمنڈ ایلس کی الوداعی ضیافت۔ مونسون ابھی تک پنجاب ہمالیہ کے کنارے کنارے راولپنڈی تک چل رہی ہے مگر اس کا اثر پنجاب کے میدانوں پر بہت کم ہے۔ لاہور میں یہ سوال جاری ہے کہ لوگ اِس موسم کو برسات کیوں کہتے ہیں جبکہ دو ماہ کے عرصہ میں صرف دو دن ہی بارش ہوئی۔ ۳ اگست۔ روئٹر کا نامہ نگار ٹوکیو سے تار دیتا ہے کہ سگھالین کے محصورین نے جنہیں ایک گورنر [illegible] افسر ۳ ہزار آدمی تھے ۳۱ جولائی کو جاپانیوں کے سامنے ہتھیار ڈال دیئے۔ دریائے تامن کے جنوبی کنارہ پر جو روسی تھے وہ اس دریا کی طغیانی کے سبب سے بھاگ گئے۔ اسی اثنا میں دو مضبوط جاپانی دستے شمالی کوریا میں بڑھتے جاتے ہیں۔ دونوں فوجوں کی ہراول میں مٹھ بھیڑ ہو گئی ہے۔ واشنگٹن کی ایک تار سے ظاہر ہوتا ہے کہ مسٹر ساٹو کہتے ہیں کہ جنگ میں جاپانیوں کا اب تک ۱۰ کروڑ سکہ مروجہ جاپان صرف ہو چکا ہے مگر دستور کے مطابق اصل خرچ سے زیادہ تاوان طلب کرنا چاہئے۔ بحرین واقعہ خلیج فارس میں پلیگ پھوٹ نکلا ہے۔ کہتے ہیں [illegible] میں سخت ہیضہ ہے اور ۵۰ ہزار روسی اس سے فوت ہو گئے۔ ۲۵ ماہ گذشتہ کو ماسکو کے درمیان پریسٹ نے ۲ ہزار آدمیوں کے ساتھ فتح کی دعا کی۔ مگر حاضرین یوں للکارے کہ ہمیں فتح کی ضرورت نہیں ہے۔ ہم اصلاح چاہتے ہیں۔ روسی فوج نے تھوڑا عرصہ ہوا کہ کاکیس(?) میں ایک ہزار دو سو آدمی قتل اور ۲ ہزار آدمی زخمی کر دیئے۔ ۵ اگست۔ جاپانی سرکاری خبر ہے کہ ان کے ایک رسالہ نے مقام [illegible] کے جنوب میں ۲۰ ماہ گذشتہ کی سہ پہر کو دشمن پر حملہ کیا اور ان کے پاؤں اکھیڑ دیئے اور میدان میں علاوہ دیگر سامان جنگ کے دو توپیں چھین لیں۔ ۲۹ تاریخ کو اس فوج نے [illegible] کے ساتھ دشمن کا مقام تاؤان تک تعاقب کیا۔ ۳۱ ماہ گذشتہ کو مقام تاؤان میں روسیوں کے جنرل [illegible] کے سترہ افسران اور ۲ ہزار دو سو آدمیوں نے جاپانیوں کی اطاعت کر لی کیونکہ ان کے پاس زخمیوں کی مرہم پٹی کرنے کے لئے ادویات اور دیگر سامان بالکل ختم ہو چکا تھا اور رسد [illegible] تھا۔ ۵ اگست۔ سرکاری طور پر بتایا جاتا ہے کہ [illegible] واقعہ [illegible] میں سٹرائیکس نے کانکنوں پر گولیاں چلائیں اور ایک آدمی کو قتل کر ڈالا۔ کانکنوں نے بھی جواب دیا اور سٹرائیکس میں سے ۲ قتل اور ۲۲ زخمی کر دیئے۔ ہفتہ مختتمہ ۲۹ جولائی میں کل پنجاب کے اندر حسب ذیل۔ کرنال ۲۔ انبالہ ۱۔ جالندھر ۲۔ فیروزپور ۲۔ لاہور ۲۰۔ امرتسر ۱۔ گورداسپور ۱۔ سیالکوٹ ۷۔ گوجرانوالہ [illegible]۔ گجرات ۲۔ راولپنڈی ۶۔ کل ۱۲۸۔ اس سے قبل کے ہفتہ میں [illegible]

ایڈیٹوریل نوٹس

ترنتارن میں سی۔ایم۔ایس کا کام۔ یوں تو سی۔ایم۔ایس کے متعلق پنجاب میں ہر جگہ خداوند کا کام ہو رہا ہے۔ اور اُس کے خادمان دین عموماً تن دہی سے اپنے فرائض کو بجا لاتے ہیں مگر جہانتک ہمیں واقفیت ہے اور اکثر مشن نیوز سے ہمیں اکثر معلوم ہوتا رہتا ہے ترنتارن کے علاقہ میں کام زیادہ خوش اسلوبی اور کامیابی سے کیا جاتا ہے راقم کو اُس جگہ جانیکا اکثر اتفاق ہوتا رہتا ہے اور وہاں کے مناددں اور پادری گلفرڈ صاحب سے جو وہاں کے مشنری ہیں اکثر اس امر پر گفتگو ہوئی ہے۔ آپکی جانفشانی اور خوش خلقی اور نیک سلوکی سے کام اچھا چلتا ہے۔ مگر افسوس ہے کہ ایک عرصہ سے کام میں زیادہ ہرج ہو رہا ہے کیونکہ میتھوڈسٹ مشن نے اُس علاقہ میں آکر رخنہ ڈالدیا ہے اور مشن کے کام میں ایسے طور پر دخل دیا ہے کہ مسیحی مذہب کی بدنامی ہوتی ہے۔ انہوں نے بھی اسی جگہ اپنا کام جاری کر رکھا ہے جہاں پہلے مشن کا کام ہو رہا تھا۔ مناسب تھا کہ وہ اپنا کام اُن دہات میں افتتاح کرتے جہاں سی۔ایم۔ایس کا کام نہ تھا۔ مگر جو طریقہ میتھوڈسٹ مشن کے کارندوں نے اختیار کیا ہے وہ بجائے اتفاق اور کامیابی پیدا کرنے کے نفاق اور بدنامی پیدا کرتا ہے ایک کے کام میں خلل ڈالکر اپنا کام بنانا عمدہ طریقہ نہیں ہے ہم میتھوڈسٹ مشنریوں اور کارندوں کو صلاح دیتے ہیں کہ دوسرے کے کام میں دست اندازی کئے بغیر باہم ملکر کام کریں۔ سینکڑوں اور ہزاروں دیہات اور شہر پڑے ہوئے ہیں جنمیں کسی مشن کا کام بھی نہیں ہے۔ بہتر ہے کہ وہ اُن جگہوں میں جاکر بشارت دین اور خداوند سے برکت حاصل کریں کیونکہ جہاں اتفاق اور یگانگت ہوگی وہاں مالک کیطرف سے کامیابی اور شاباشی ملیگی۔

اتحاد الاناجیل ناظرین نور افشاں کو واضح ہو کہ کتاب اتحاد الاناجیل جسکی تیاری میں پادری جے۔ اے الیٹ ویسلین مشن فیض آباد عرصہ دو برس سے مشغول تھے بڑی سعی و کوشش اور جان فشانی سے اب میتھوڈسٹ پبلشنگ ہوس میں چھپ کر تیار ہوگئی ہے۔ ایک مرتبہ اس کتاب کی طویل تعریف کوکب ہند میں ہو چکی ہے ایک ایسے چھوٹے اشتہار میں پوری اور مناسب تعریف ممکن نہیں۔ کتاب کے پہلے ورق جس میں التماس ہے اور حصہ اول کے پہلے صفحات کے پڑھنے سے اس کتاب کا منشا اور مطلب معلوم ہو جائیگا۔ کتاب میں عماد صفحات ہیں اور علاوہ اس کے ۵۵ صفحے کی ایک نہایت عمدہ فہرست ہے اور جلد بندی کتاب کی اچھی اور مضبوط ہے۔ جائے تعجب ہے کہ پادری الیٹ صاحب ایک ایسی کتاب کی قیمت صرف ۲؍ رکھتے ہیں جو کاغذ کی قیمت کیلئے بھی کافی نہیں ہے۔

یہہ کتاب پادری ڈی۔ایل تھابرن میتھوڈسٹ پبلشنگ ہوس لکھنؤ کے پاس درخواست بھیجنے سے دستیاب ہو سکتی ہے۔

پچیس سال ہوئے کہ اس ہی قسم کی کتاب پنجاب ریلیجس بک سوسایٹی کی طرف سے شائع ہوئی تھی جسکو آنریبل مسٹر ٹکر صاحب سابق کمشنر صاحب بنارس نے تیار کیا تھا۔ اگر کتاب ہذا قریباً وہی کتاب ہے تو افسوس ہے کہ پادری الیٹ صاحب نے اس کتاب کی تیاری میں اس قدر محنت بیفائدہ گوارہ کی۔ واجب ہے کہ ہر ایک شخص جو کسی کتاب کی تصنیف کا ارادہ کرے تو پہلے ڈاکٹر وایٹ برخیٹ صاحب کی فہرست کا ملاحظہ کرے جسمیں اردو زبان کی کل مذہبی مسیحی تصنیفات کا ذکر موجود ہے کتاب ہذا کی چھپائی بہت عمدہ ہے اور کاغذ بھی اچھے ہیں باوجود اس کے قیمت صرف ۲؍ ہے۔

کشف الاسرار۔ یہہ ایک چھوٹا سا پمفلٹ ہے چند ورقوں کا۔ اور پادری ٹامس ہاول صاحب پاسٹر سی۔ایم۔ایس کلیسیا کی تصنیف ہے۔ آپ نے دانیل نبی کے ستر ہفتوں کی تشریح میں یہہ رسالہ تصنیف کیا ہے خصوصاً مناددں کے لئے زیادہ مفید ہے مگر خیالات وہی ہیں جو اکثر مسیحی بزرگوں نے ان سے پہلے میزان الحق وغیرہ میں ظاہر کر دیئے ہیں۔ قیمت ۱؍ ہے جو پاسٹر صاحب موصوف سے دستیاب ہو سکتا ہے۔

نارتھ انڈیا کانفرنس۔ یہہ مسیحی کارکنان کی اور خصوصاً مختلف مشنوں کے مشنری صاحبان کی سالیانہ کانفرنس ہے جو ہر سال مسوری میں موسم برسات کے درمیان جمع ہوا کرتی ہے اسکی یہہ کانفرنس ۲ سے ۷ ستمبر سنہ ۱۹۱۰ء تک رہیگی اور مختلف دلچسپ اور مفید مضامین پر درس دیئے جائینگے۔ خاص مضامین اور لکچرار ذیل میں درج ہیں۔

بائبل ریڈنگ پر مسوری میں مس ہیولٹ صاحبان اور لینڈور میں مسٹر جی ایس۔ ایڈی صاحب ایم۔ اے پادری جے ڈبلیو فورمن صاحب ایم۔ اے ہونگے اس کے علاوہ یہہ مضامین ہیں۔ ایجوکیشنل مشن۔ مصائب کا مسئلہ۔ ایونجلسٹک ورک۔ بائبل ودمن کی تعلیم۔ رادھا سوامی کا فرقہ۔ میڈیکل کام۔ مشنری میٹنگ۔

امید کیجاتی ہے کہ ذیل کے صاحبان کانفرنس ہذا میں تشریف آور ہونگے پادری جے۔سی۔ آر۔ ایونگ ڈی ڈی جے۔ ڈبلیو۔ فورمن۔ ڈبلیو۔ ای۔ ایس ہالنڈ کے سی بیزجی سکوائر۔ جی۔ ایس۔ ایڈی۔ پادری ڈاکٹر گریسولڈ مس ڈی ٹیلنگلورٹ۔ اور مس ہیولٹ صاحبہ وغیرہ وغیرہ۔

ناظرین سے التماس کیجاتی ہے کہ آپ لوگ خدا سے دعا کریں کہ اس کانفرنس پر جو سال بسال برابر ترقی کر رہی ہے کثرت برکت عنایت کرے تاکہ اس کا جلال اور اسکی کلیسیا کی بہتری اور بہبودی ہو۔

ہند میں مسیحی مذہب کا اثر۔ کلکتہ میں برہمو سماج کے کسی سالیانہ جلسہ میں پرتاب چندر موز مدار مرحوم نے یہہ سوال کیا کہ "ہند کی تاثیرات کا موجودہ حلقہ کیا ہے؟" اس کے جواب میں آپ نے فرمایا۔ یہہ حلقہ مسیحی ہے۔ خواہ براہ راست یا کسی اور طرح پر.... ہند کی ملک کے جلیل القدر عصاء کے عقب میں یسوع مسیح کی روح ہے جو ان سب سلطنتوں پر حکومت کرتی تھی اور جس نے اخلاقی زندگی کا ایک جدید کرہ پیدا کر دیا ہے جس کا اثر دور دور تک پہنچ رہا ہے۔ یہہ تاثیرات اگرچہ عمیق ہیں لیکن براہ راست نہیں ہیں۔ مسیحی مذہب کی زیادہ تر براہ راست تعلیم کی تاثیرات بہت ہی زیادہ عمیق ہیں جو اس کے مذہبی علم ادب اس کے کالجوں اور مدرسوں۔ اُس کے ممبروں اور سنادوں۔ اور اُس کے انسانی ہمدردی کے بیشمار کاموں سے ظہور میں آئی ہے"۔ اور گذشتہ ماہ میں ہی سرفرانسس ینگ ہسبنڈ صاحب نے کیمبرج یونیورسٹی کے سامنے ایک لکچر دیا تھا۔ اسمیں آپ فرماتے ہیں "صدی کے گذشتہ پچھلے حصہ میں باشندوں کی مذہبی زندگی میں ایک خاص جان آگئی تھی جس کا نتیجہ برہمو سماج اور دیگر سماجیں ہیں"۔

اگرچہ یہہ امر مشاہدہ اور تجربہ اور تواریخ سے بخوبی عیان ہو گیا ہمارے ہندوستان میں ایسے بھی بہت سے لوگ پائے جاتے ہیں جو اس حقیقت سے انکار کرتے ہیں انکا زعم ہے کہ خود ہندو مذہب ہی ایسی ایسی عمدہ باتوں سے پر ہے کہ مسیحیت اسمیں کچھ اضافہ نہیں کر سکتی یا ایسے لوگ بھی پائے جاتے ہیں جو کہتے ہیں کہ مسیحیوں کے اندر کوئی ایسی عمدہ اور مفید بات پائی نہیں جاتی جو غیر اقوام میں موجود نہو۔ لیکن اگر غور کیا جائے تو اُن کے برتاؤ اور مذہبی عقاید ایسے ہیں کہ وہ تاثیر ہرگز پیدا نہیں کر سکتے جو مسیحیت نے اس ملک میں کی ہے اور کر رہی ہے۔ ذات پات کا اصول اور مکتی کا عقیدہ ہی ایسے امور ہیں جو دوسری صورت میں خود غرضی سے تعبیر ہوتے ہیں۔ مسیحی آئیڈیل کو لو جس کے رو سے تمام انسان ایک دوسرے کے عضو اور بھائی قرار دیئے جاتے ہیں۔ جو یہہ کہتا ہے کہ "اپنے پڑوسی کو ایسا پیار کر جیسا آپ کو"۔ مکتی کا دروازہ سب کے لئے کھلا ہے "اے تم سب جو تھکے اور بڑے بوجھ سے دبے ہو میرے پاس آؤ میں تمہیں آرام دونگا"۔ اِس نجات کا مقصد یہہ ہے کہ بنی آدم کو جلال بخشے اور اُسکی بہبودی اور خوشنودی کے لئے اُسکی خدمت کرے۔ ہاں مسیحیت ہی وہ اکیلا مذہب ہے جس میں انسان کو روحانیت اور اخلاقاً فی الحقیقت اعلیٰ ترین اور ممکن الفہم درجہ تک پہنچاتا ہے۔ خواہ اِس ملک میں یا کسی اور ملک میں روحانی سامان کی کتنی ہی کثرت کیوں نہ ہو جبتک مسیح کی روح انکو روشن اور مشتعل نہ کرے وہ رفتہ رفتہ نقطۂ تقلیل تک پہنچ کر آخر کار برباد ہو جاتی ہیں۔ ہندو مذہب کا ہند میں یہی حال تھا تاوقتیکہ مسیحیت نے آکر اسکو غفلت کی نیند سے بیدار کر کے اسمیں از سر نو جان ڈالدی اور وہ اعلیٰ ترین جامہ پہنا دیا جو کسی اور طرح اسکو نصیب نہو سکتا تھا۔ اور وہ وقت آتا ہے کہ مسیحیت ہندو مذہب کی ایسی کایا پلٹ دیگا کہ وہ مسیحیت میں جذب ہو کر ایک نئی صورت اختیار کریگا جو ہند کے لئے نہایت ضروری ہے ؛

ہندوؤں اور مسیحیوں کا باہمی برتاؤ

امریکن برہمی مشن کی رپورٹ بابت ۱۹۰۹ء سے ذیل کا دلچسپ بیان مسیحیوں کے اخلاق اور غیر اقوام کی ان کے ساتھ دشمنی اور بغض کو بخوبی ظاہر کرتا ہے "سال کے اخیر حصہ میں ضلع ماوحا کے ہندوں کے درمیان مسیحیوں کی سوشل حالت کی بابت ایک دلچسپ مباحثہ ہوا۔ یہہ مباحثہ کئی ایک ایسے مسیحیوں کی طرف سے شروع ہوا تھا جو بسبب شریک ہونے ہندو رسمیات میں کلیسیا سے خارج کر دیئے گئے تھے۔ وہاں کے قریب لوگ ایک علاقہ میں جسمیں ۲۶ گاؤں ہیں ایک جگہ فراہم ہوئے۔ انکا سرغنہ ایک پٹیش مکھ (اعلیٰ ذات کا شخص) تھا۔ اس مجلس میں مسیحیوں کی پوزیشن کا باہم مقابلہ کیا گیا۔ خارج شدہ آدمی چاہتے تھے کہ مسیحی لوگ عام برتاؤ سے بالکل علیحدہ کر دیئے جائیں۔ اور انہوں نے یہہ تجویز پیش کی کہ جو ہندو کسی مسیحی کے گھر جائے یا اُن کے ساتھ کسی قسم کا تعلق رکھے اسپر ایک بھاری روپیہ تاوان لگایا جائے۔ اور کہ اُس قصبہ میں مسیحیوں کو کسی قسم کا کام نہ دیا جاوے اور کہ کوئی ہندو اِن کے ساتھ بیاہ شادی کا رشتہ پیدا نہ کرے۔ یہہ بڑے تعجب کی بات ہے کہ اگرچہ اُن ۲۶ گاؤں میں سے صرف چند ایک گاؤں میں مسیحی بستے ہیں تسپر بھی صرف چار ہی گاؤں کے لوگ کسی ایسے ریزولیوشن کو قبول و منظور کرینگے جو مسیحیوں کی تکلیف کا باعث ہو۔ ایک گانوں میں اِس امر کی بڑی کوشش کی گئی تھی کہ کل کام اِس گانوں کا ہندوؤں ہی کو دیا جاوے مگر اس گانوں کے نمبرداروں وغیرہ نے جواب دیا کہ اگر ہندو اور مسیحی ایک دوسرے سے علیحدہ ہو جاویں تو وہ کل کام مسیحیوں کو دیدینگے کیونکہ لوگ خیال کرتے ہیں کہ مسیحی لوگ زیادہ دیانتدار ہیں بعض ہندوؤں نے مسیحیوں کے برخلاف یہہ نعرہ بلند کیا کہ وہ لوگ عشاء ربانی میں ایک ہی پیالہ سے پینے کے ذریعہ ذات کو خراب کر دیتے ہیں۔ مگر دوسرے ہندوؤں نے کہا کہ فلاں فلاں محمدی میلوں میں ہندو لوگ بلکہ براہمن بھی محمدیوں کے ہاتھ سے روٹی اور شربت لیکر کھاتے پیتے ہیں۔ اِن تمام جلسوں میں مسیحی اور ہندو ملے جلے تھے اور انہوں نے مباحثہ میں ایک کافی حصہ لیا تھا۔ اور بعض مقامات میں ہندو اور مسیحی خاندانوں نے مل کے ضیافتیں اڑائیں۔ مسیحی لوگ اِس تحریک کے برپا ہونے سے خوش تھے اور ہندو لوگ خود اُن خارج شدہ مسیحیوں کی نامناسب

حالت کو معیوب سمجھتے تھے۔

اِس بیان سے وہاں کے مسیحیوں کے چال چلن اور امانتداری لو تاثیر اور رسوخ کا ایک عمدہ نمونہ ملتا ہے کاشکہ ہر جگہ کے مسیحی ایسے ہوں کہ ہندؤں اور مسلمانوں میں اپنے چال چلن سے مسیحی دین کی سچائی کو ثابت اور اُن کو اسکی طرف راغب کریں۔ یہہ سب سے عمدہ طریقہ انجیل کی منادی کا ہے*

(جملہ حقوق محفوظ ہیں)

تذکرۂ الحکماء یونانی

دوسرا زمانہ

سقراط سے ارسطاطالیس تک

۱۔ قبل از سقراطی فلاسفروں میں سے ڈیمو کریٹس سب سے آخری ہے۔ انہوں نے علم کی بحیثیت مجموعی تحقیقات اور تفتیش کی۔ اس تحقیقات سے اُن کی یہہ غرض تھی کہ اس طریقے سے ہم سچائی کی تہہ تک اور اسکی تمام حدوں تک پہنچ جاینگے۔ ان قدیم فلاسفروں اور سقراط کے زمانہ کے درمیان ایک خاص زمانہ ہے جسمیں ایک خاص قسم کے فلاسفروں کا دور چلا۔ یہہ فلاسفر سقراط اور افلاطون کے معصر بھی تھے اور اس سقراطی زمانہ کے ہراول اور مقدمۃ الفلسفہ ہیں۔ یہہ فلاسفر سوفسطائی کہلاتے تھے (یونانی میں ٥٥٩٥٤٧٨٢ سوفسٹائے۔ ٥٥٩٥٤ سوفا ے یعنی دانا) اس لقب کو ہیرو ڈوٹس نے (۱:۲۹-۲:۹۵) بڑی سنجیدگی کے ساتھ مشہور داناؤں مثلاً سولن اور اناخرسس اور فیثاغورث کے لئے استعمال کیا ہے۔ ارسٹوفانیس اور انٹیفس نے بھی سقراط کو اس لقب سے ملقب کیا ہے۔

اور ارسطاطالیس نے ارسٹپس کو (مابعد الطبعیات ۳ کتاب ۲ باب ۹۹۶ صفحہ) اور زینوفن نے انٹستھینس کو اس لقب سے ملقب کیا (المائدۃ ۴ کتاب ۱ باب) اور زینوفن تعلیمی کتابوں کے ایک مجموعے کا ذکر کرکے اُن کو "قدیم شاعروں اور فوسطائیوں کی تصنیفات" کہتا ہے (یادگار سقراط ۴ کتاب ۲ باب اصل) یہاں لفظ "سوفسطائیوں" سے مراد نثر لکھنے والے فلاسفر ہے مقابلہ میں نظم لکھنے والے فلاسفروں کے۔ افلاطون خود بھی ایسوکریٹس کے ذریعہ سوفسطائی کہلاتا ہے (ایسوکریٹس کی فصیح تقریر ۵) اور تھیون نے تمام فلاسفروں کو جنہیں افلاطون اور ارسطاطالیس بھی شامل ہیں اس نام سے موسوم کیا ہے (ڈائیوجینس لائیرٹس ۲۰ ۱۲ صفحہ)۔ خود افلاطون اپنے ایک مکالمہ بنام "السوفسطائیان" (۵۲ باب ۲۶۸ صفحہ) میں اس امر پر بحث کرتے ہوئے کہ سوفسطائی کیا ہے؟ اس لفظ کی ایسی تعریف تک پہنچ گیا کہ خود سقراط کے حسب حال اور شایان ہے اور ارسطو (ایلینکیڈ سیاسم ۲۵:۴ میں) اس لفظ کی تعریف یوں کرتا ہے "جو شخص یا نفع کے لئے فلسفہ کا مطالعہ کرتا ہے"۔ اور اگرچہ یہہ آخری سے نسبطور طعن مستعمل ہوا ہے مگر حقیقت میں درست نہیں ہے کیونکہ خود افلاطون بھی جو سوفسطائیوں کا سخت مخالف تھا ایسا استنباط نہیں کرتا۔ (پروٹاگورس ۳۲۸ ب) اور اسی متن افلاطون ایسے ایسے اشارہ دیتا ہے جن سے اتھینے اور دیگر یونانی شہروں میں اُنکی ہر دلعزیزی ثابت ہوتی ہے۔ مثلاً مختلف شہروں میں لوگ پروٹاگورس اور پروڈکس اور دیگر سوفسطائیوں کو بڑی سرگرمی اور شوق سے قبول کیا کرتے تھے۔ ہپوکریٹس انہیں سے ایک بڑا شائق تھا جبکہ اُس نے شام کیوقت سنا کہ پروٹاگورس اتھینے میں آیا ہوا ہے تو وہ علی الصباح سقراط کے پاس آیا اور پروٹاگورس کے ساتھ اپنی ملاقات کروا دینے کا بڑے اشتیاق اور گرمی سے مستدعی ہوا۔ ایسے ایسے دولتمند جوانوں کا سوفسطائی

سے تعلیم حاصل کرنے کے لئے روپیہ اور وقت اور محنت صرف کرنا۔ کلیاس کا سوفسطائیوں کو اپنے گھر اُتارنا اور اُنکی مدد کرنا وغیرہ ایسی باتیں ہیں جن سے ثبوت ہے کہ وہ الزام جو متقدمین اور متاخرین سوفسطائیوں پر لگاتے تھے بالکل غلط اور ناواجب ہیں۔ وہ اکثر اپنے آپ کو تمام انسانی علوم کے خواہ وہ اخلاقی ہو خواہ طبعی عالم تصور کرتے تھے اور اس بات کے مدعی تھے کہ جو کچھ ہم سے پوچھا جائے ہم اُس کا جواب دے سکتے ہیں وہ تمام یونان میں شہر بشہر دورہ کرکے (ہپیاس اصغر ابواب ۲ اور جینون ۹۵ گورگیاس باب ۱) لوگوں کو سوچنا بولنا اور عمل کرنا سکھلاتے تھے۔ انکا کام تھا کہ لوگوں کو معزز اور عملی زندگی کے لائق بنادیں۔ وہ اخلاق کے قیاسات نہیں بلکہ عملیات سکھلایا کرتے تھے۔ باوجود ان تمام باتوں کے یہہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ لوگ اُن کو حسد اور نفرت کی نگاہ سے دیکھا کرتے تھے (یادگار سقراط ۱ کتاب ۶ باب ۱۳ فصل) کیونکہ عوام لوگ فصاحت کو سیکھنا اور سکھلانا معیوب سمجھتے تھے اور تعلیم کے عوض فیس لینی ناجائز خیال کرتے تھے۔ لیکن جہاں تک غور کیا جاتا ہے سب جنہوں نے سوفسطائیوں کو بُرا جانا اور انپر الزام لگائے اور نفرت اور حسد کی نگاہ سے دیکھتے رہے انہوں نے افلاطون ہی کی پیروی کی۔ جو الزام انپر لگایا جاتا تھا سقراط پر بھی وہی الزام لگائے گئے۔ انپر الزام لگایا جاتا تھا کہ وہ بدترین بات کو بہترین بناکر دکھلاتے ہیں۔ وہ دیوتاؤں کو نہیں مانتے اور جوانوں کو بگاڑتے ہیں۔ بہر حال یہہ سوفسطائی فلاسفر بُرے نہ تھے۔ بلکہ خود سقراط پر بھی اُنکا بڑا بھاری اثر پڑا تھا۔ پروٹاگورس باشندہ ابڈیرا اور گورگیاس اور ہپیاس اور پروڈکیس اور پولس اور تھراسوماخس اور یوتھیڈیمس اور ڈایونوسوڈورس مشہور سوفسطائی تھے مگر سب سے مشہور چار اول الذکر صوفی تھے (معذرت نامہ سقراط ۱۹ ا)۔ ہم انکا یہاں ایک مختصر بیان کرینگے اور اُنکی تعلیمات کا ایک خلاصہ ہدیہ ناظرین کرینگے جو اس سقراطی زمانہ کے فلاسفروں کی

تواریخ کا ایک عمدہ السٹرڈ ڈکشن ہوگا - اور اس سے یہہ بات بھی منکشف ہو جائیگی کہ سقراط اور افلاطون کے زمانہ میں اور اُس سے پہلے اِس درمیانی زمانہ میں فلسفہ کی کیا حالت تھی ؛

مراسلات

جناب منشی وِدھاوا سنگھ صاحب بی۔اے تحصیلدار خانقاہ ڈوگران کی سپیچ شائستگی پر

بڑی خوشی کی بات ہے کہ سر سکول خانقاہ ڈوگران میں ۲۶ جولائی ۱۹۱۱ء کو جناب منشی ودھاوا سنگھ صاحب بی۔اے تحصیلدار نے ایک مضمون شائستگی پر بڑے موثرانہ طور سے دیا۔ ہم ناظرین کی دلچسپی کے لئے درج نور افشان کرتے ہیں دیباچہ میں چند باتیں جناب پادری ایچ۔ سی چاٹمبرس صاحب نے بیان کیں پھر جناب تحصیلدار صاحب نے شائستگی کی تعریف بہت عمدہ طور سے بیان کی کہ شائستگی اچھے اوصاف و اطوار کو کہتے ہیں اور ہمارے اچھے اطوار سے نہ صرف دنیا میں بلکہ عاقبت میں بھی بھلا ہے ؛

اول آنکہ انسان جھوٹ سے پرہیز کرے کیونکہ جھوٹا آدمی بے اعتبار ہوتا ہے۔ ہمارے ملک میں یہہ بڑا بھاری گناہ ہے جب تک کہ یہہ بات رہیگی ملک ترقی نہیں کریگا۔ آجکل عدالتوں میں دیکھو اور جلسوں میں یہی دیکھو یہی حال ہے ؛

دوم آنکہ انسان اپنے ہم جنسوں کے ساتھ محبت سے رہے۔ انہوں نے اِس بات کی خوب ہی تعریف اور تشریح کی کہ جیسا تم چاہتے ہو کہ لوگ تمہارے ساتھ کریں تم بھی ان کے ساتھ کرو۔ اور خدا محبت ہے اور محبت ہی سب کچھ ہے۔ پھر محبت نہ صرف ظاہری اور چاپلوسی کے طور پر بلکہ دلی محبت چاہیئے ؛

سوم آنکہ انسان اپنے برتاوے اور لین دین کے معاملات میں صفائی رکھے تاکہ اِس دنیا میں انسان کی نیک نامی ہو سب سے بڑی بات یہہ ہے کہ آدمی وعدہ وفا ہووے اور اپنے ہر ایک وعدے کو پورا کرے بہتر ہے کہ انسان سوچ سمجھ کر وعدہ کرے تاکہ پیچھے اُس کو شرمندہ نہ ہونا پڑے اور کہ وعدہ خلاف شخص کے دنیا میں کام رک جاتے ہیں اور کوئی اُس کی بات کا اعتبار نہیں کرتا ؛

چہارم آنکہ ہم بعض دنیاوی معاملات میں دوسروں کی نقل نہ کریں مثلاً انگریزوں کی پوشش کی نقل۔ البتہ ہم انگریزوں کے اندرونی خیالات اور علم و ہنر اور طریق معاشرت کی پیروی کریں۔ والے نقلی جنٹلمین نہ تو گھر کے رہتے ہیں اور نہ گھاٹ کے وہ آخرکار ذلیل ہوتے ہیں جب کوئی دولتمند بوٹ پہنتا ہے تو اُسکو اپنی دولت کی حیثیت سے مناسب ہے غریب آدمی بوٹ پہنتا پہنتا بعد ازاں جوتی پہننے کے لائق بھی نہیں رہتا۔ آخر میں انہوں نے بیان کیا انسان کو محنت کش ہونا اور کفایت شعاری کرنا اور قرض سے بچنا چاہیئے کیونکہ بعض اوقات دیکھا گیا ہے کہ مفت خور سے قوی یا جوئے باز نکلتے ہیں یا چور اور ڈاکو اور بدمعاش بن جاتے ہیں اور جیل خانوں کو رونق دیتے ہیں ؛

پس مناسب ہے کہ آدمی کوئی اچھا پیشہ اختیار کرے اور کہ آدمی زناکاری سے بچے اور ایک جورو کو رکھے اور منشی اشیاء سے پرہیز کرے اور بادشاہ اور حاکموں کی عزت کرے اور ان کی بھلائی اور ترقی کا خواہاں رہے یہہ سب باتیں شائستگی میں شامل ہیں علاوہ اس کے انہوں نے بہت سی اور مفید باتیں بیان کیں جن کو میں طول دینا نہیں چاہتا پر اتنا کہتا ہوں کہ ہمارے لائق اور معزز اور خیر خواہ رعایا حاکم نے یہہ باتیں خود دلی محبت سے اور انسانی ہمدردی سے بیان کیں اُن کی کامل تجربہ کاری سے اِس تحصیل میں بڑا امن چین ہے۔ کاش کہ خداوند آپ کے ہر ایک کام میں برکت اور عزت اور بزرگی عنایت کرے۔ ؎

خدا صادقوں کی ہے راہ جانتا
شریروں کی راہ کو نہیں مانتا

الراقم ــــــــ

بوٹا مل واعظ مانانوالہ یو پی مشن خانقاہ ڈوگران۔

حالات ٹاپو فیجی

مجھے ہندوستان سے آئے ہوئے یہاں عرصہ چار سال کا ہوا۔ اِس جزیرہ فیجی کی بہت سی جگہ کو خوب اچھی طرح سے دیکھا۔ شاید تھوڑی جگہ باقی رہی ہوگی جن کے دیکھنے کا اتفاق نہیں ہوا۔ لیکن عنقریب سب جگہ کا حال معلوم ہے۔ یہہ ایک چھوٹا ٹاپو ہے۔ اور بارہ مہینے روز و شب بارش ہوتی ہے اور ساڑھے پانچ ماہ خفیف جاڑا۔ اور ساڑھے سات ماہ گرم رہتا ہے یہاں کے باشندے جنگلی ہیں۔ اور اس ٹاپو کے باشندے کل اٹھانویں ہزار ہیں جنہیں چار ہزار پانسو رومن کیتھولک۔ ترانویں ہزار پانسو ویسلین ہیں پہلے یہاں کے باشندے آدمیوں کو کھا جایا کرتے تھے۔ اور آپس میں ایک دوسرے کی سرحد میں نہیں جاتا تھا۔ اپنی اپنی سرحد میں آنا جانا اٹھنا بیٹھنا۔ اور اگر کوئی دوسری سرحد کا آدمی آجاوے۔ تو اُس کو مار کے کھا لیا کرتے تھے۔ یا دوسرے کی سرحد میں جنگ کرنے کو جاتے تھے۔ تو وہاں میں جو آدمی مارے جاتے تھے تو پھر کھا لیا کرتے تھے۔ اور یہاں تک ان لوگوں کو آدمی کھانے کا ذوق تھا۔ کہ کبھی کبھی قبر

میں سے آدمی کو نکال کر کھالیا کرتے تھے۔ اور پہلے کپڑا وغیرہ کچھ نہیں تھا۔ ایک درخت کی چھال سے کپڑا بنا کر مجھس کو استعمال میں لاتے تھے اب بھی بہت کم اُس درخت کی چھال سے کپڑا بناتے ہیں۔ اور استعمال میں لاتے ہیں اور کیلی کے ہرے پتہ کو چیر کر دھوتی بناتے تھے۔ اور اب بھی کبھی کبھی ہرے کیلے کے پتہ کو چیر چیر کر دھوتی بناتے ہیں۔ سننے میں آتا ہے کہ ایک جگہ کا نام۔ مقام تگم باڈہی۔ وہان کے راجہ سے کسی نے یہہ جا کر کہا۔ کہ ایک آدمی آپ کے حقمین خراب باتیں بیان کرتا ہے راجہ نے اُس آدمی کو بلوا کر۔ دریافت کیا۔ کہ تم میرے حقمیں خراب باتیں کہتے ہو۔ اُس نے کہا۔ ہان۔ سرکار۔ اُس کی زبان اپنے ہاتھہ سے نکال کر۔ اور بانس کی کھپچ سے کاٹ کر۔ راجہ خود کھا گیا۔ اور اُس سے کہا جاؤ۔ تمہاری یہہ ہی سزا تھی یہہ لوگ ابھی تک پھل اور مچھلی کیکڑا وغیرہ کھاتے ہیں۔ لیکن اب روٹی بسکٹ وغیرہ کا بھی شوق رکھتے ہیں۔ اور تخمیناً ساٹھہ سال سے ان لوگوں کے درمیان مشنری کام ہوتا ہے۔ پہلے ایک مشنری صاحب آئے تھے اُنھوں نے۔ ان کی بولی سیکھکر۔ ان کی زبان میں بائیبل کا ترجمہ کیا۔ مگر اب پرلوب اصلاح کر کے دوبارہ جناب پادری کنہگم صاحب نے ترجمہ کیا۔ اور پھر ایک مشنری مشنری بیکر صاحب نے کام کیا۔ وہ ایک گاؤں میں منادی کرنے گئے۔ اور ان کو ان لوگوں نے قتل کر کے کھالیا مشنری ممدوح پنڈلی تک لانگ بوٹ پہنے ہوئے تھے اور لانگ بوٹ کو پاؤں خیال کئے۔ اور کئی روز تک اُس بوٹ کو جوش دیتے رہے لیکن وہ نہیں گلا۔ اور پھر اپنی بولی میں یہہ کہا۔ ساہ یینی واہ۔ ننگینی سانبوتا۔ ترجمہ ابھی تک نہیں گلا۔ آخر کار چبا چبا کر۔ کھا گئے۔ لیکن اب اس مشنری کام کا اس قدر ان لوگوں کے دلوں میں اثر ہوا ہے۔ کہ یہہ سب باشندے عیسائی ہیں۔ اور ایک دم ان سب صاحبان وحشی کی ضمیر بدل گئی۔ اور آدمیوں کا کھانا بالکل ترک کر دیا۔ اور ہر ایک اضلاع اور قصبات اور دیہات میں چرچ اور اسکول ہیں انہیں لوگوں میں سے پاسٹر ٹیچر اور مناد ہیں۔ اور اب کھانے کپڑے پہننے کی تمیز آگئی۔ اور آپسمیں ایک دوسرے سے محبت کرنا۔ اور خدا سے ڈرنا۔ اور حاکموں کا حکم ماننا ان لوگوں میں پایا جاتا ہے سچ ہے۔ یسوع مسیح نے۔ ان لوگوں کو چن لیا۔ ہائے افسوس ہندوستان میں سَو برس سے مشنری کام ہوتا ہے اور ہندوستان میں بہت تھوڑے عیسائی پائے جاتے۔ سو بھی اُنہیں سے بہت تھوڑے ہیں جو سچائی اور کام اور نمونہ کے عیسائی ہیں۔ یہہ وحشی۔ بیوقوف۔ جاہل ناواقف۔ مردم خوار۔ خوب درستی سے یسوع مسیح کو پہچان گئے۔ لیکن ہمارے اہل ہندوستان۔ جو وحشی بیوقوف نادانستہ جاہل مردم خوار نہیں ابھی تک خدائی بندوبست کی پرواہ نہیں کرتے اور اپنے لڑکوں کے سے کھیل کو سچ سمجھے ہوئے بیٹھے ہیں۔ ہاں وہ دن خدا کرے کہ اس نیچی ٹاپو کے موافق عیسائی پائے جاویں آمین ؛

راقم دانی ایل نظام الدین
از مقام ٹاپو نیچی

سیلف سپورٹ

جملہ مسیحی برادران سے تسلیم ظاہر ہے کہ عیسائی دین ہندوستان میں عرصہ دراز سے اپنا کام کر رہا ہے اور خدا کی بادشاہت کی منادی ہندمیں بہت قوموں کے درمیان کی گئی ہے یہاں تک کہ ہزارہا انسانوں نے یسوع کو اپنا نجات دہندہ مان لیا ہے۔ اور تمام قصبوں اور مشہور شہروں میں مسیحی کلیسیائیں نظر آ رہی ہیں اور تھوڑے ہی علاقے باقی ہوں گے جہان مسیح کی منادی نہیں کی گئی اور کہیں کہیں کلیسیائیں اپنے پاؤں پر بھی کھڑی ہو گئیں ہیں اور بہت روحانی ترقی ہو رہی ہے۔ پر سیلف سپورٹ جس کا پورا نقشہ عہد عتیق کی کتابوں سے ملتا ہے۔ اِس کی بابت پوری تسلی و تشفی کسی جگہ نظر نہیں آتی۔ اگرچہ اہل امریکہ اور باشندگان ممالک یورپ ایک بات میں یہودیوں سے سبقت لیگئے ہیں یعنی وہ نہ صرف اپنے وطنوں میں اپنی روپئے سے انجیل سنتے ہیں بلکہ غیر ممالک میں بھی مسیحی تعلیم پھیلانے کی غرض سے مشنریوں کو بھیجتے ہیں پر تاہم یہودیوں میں قابل قدر بات یہہ تھی کہ وہ مسئلہ سیلف سپورٹ کے بڑے پکے پابند تھے ان کے کاہن اور معلم یعنی لاوی ان کے چندے اور دیکیوں سے گذارہ کرتے تھے۔ پر ہمارے ملک میں اب تک غیروں کے روپے پیسے سے دینی کاروبار چلتے ہیں۔ کیا ممبروں کی تعداد میں کمی ہے؟ آج کل مشنریوں کے رجسٹروں کا ملاحظہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ سیلف سپورٹ کے لئے کافی تعداد ہے۔ اور جب ان کی رپورٹ ولایت کے لوگوں کے پاس جاتی ہے تو وہ عجب حیرت میں آتے ہیں کہ ہائے یہہ کیا معاملہ ہے اتنے عیسائی اور پھر ہمارے محتاج گویا مغربی کلیسیاؤں کے نزدیک یہہ لوگ سیلف سپورٹ ہونیکے لائق ہیں پر اصلی بات سے ان لوگوں کو کون آگاہ کرتا ہے ؛

اول تو مشنری صاحبان بسم اللہ ہی میں چوک گئے۔ اور جو جو باتیں سیلف سپورٹ کی بنیاد تھیں ان کو شروع ہی سے چھوڑ دیا اور لوگوں کو مفت انجیل کی تعلیم دینے اور واعظین کو تھوڑی تھوڑی تنخواہ پر مقرر کرنے سے سیلف سپورٹ کے پاؤں کلہاڑا مارا اور وہ لنگڑی ہو کر چلنے پھرنے سے رہ گئی اور بہت سا روپیہ صرف تعلیمی کارروائی میں صرف ہو گیا اور وہ بھی صرف کچا پکا اردو ہی اور وہ بہت تھوڑے لوگ ہیں جو اعلےٰ تعلیم رکھتے ہیں۔ کوئی ہنر نہیں سکھلایا گیا کوئی پیشہ نہیں بتایا گیا۔ درزی پیشہ اور لوہار ترکھان اور موچی اور جولاہا وغیرہ وغیرہ پیشہ جات سیلف سپورٹ کی پکی بنیاد تھے۔ جس شہر میں دس بارہ آدمی ایسے پیشہ ور ہوں وہان کے لوگوں کو کچھ مشکل نہیں کہ اپنا پاسٹر رکھ سکیں

آجکل جب لڑکے سکول میں داخل ہوتے ہیں توان کے والدین کو امید لگ جاتی ہے کہ ہمارا لڑکا اب پوری ترقی لیکر آدیگا پر نہیں سمجھتے کہ وہ کسی مشنری کے زیر تحت پانچ روپیہ ماہوار کا بابو بن کے نقلی جنٹلمین ہوگا بڑی بات ہوئی تو کسی دن دو روپیہ ترقی ہوگئی۔

اب سیلف سپورٹ کدھر گئی۔ اول تو دیہاتی لوگ سیلف سپورٹ کے مطلب کو نہیں پہنچے۔ جب لوگوں پر روشن ہوتا ہے کہ فلاں پادری صاحب خود ہماری تعلیم کے لئے کسی بابوجی کو بھیجدینگے۔ تب تو اُن کو چندہ دینے کی عادت جاتی رہتی ہے۔ اور نہیں سمجھتے کہ ہم اور کلیسیاؤں کو لوٹ رہے ہیں اور پھر بعض ابتک اچھے عیسائی نہیں ہوئے جب اُن کو معلوم ہے کہ عیسائی ہونے سے پیشتر ہم غیروں کا شکار ہوتے تھے اور برہمنوں مراسیوں اور ہٹے کٹے فقیروں کو بے فائدہ دیتے اور نہ ان سے تعلیم و تادیب کی کوئی امید۔ جس کا جی چاہا داؤں لگاکے لے گیا بڑی بات ہوئی تو کوئی شاہ بہرام کا قصہ سنا گیا اور جب عیسائی ہوگئے تو وہ اُن باطلوں سے کنارہ کھینچ اور صرف یہی استاد انجیل کا خادم اُن کا حقدار ہوگیا جو اُن کی خیرات اور چندہ کا مستحق ہے۔

اب اگر یہہ لوگ اِس کام کے لئے بھی کچھ نہ دیں کہ ہم روحانی تعلیم پاویں تو ان لوگوں کی عیسائیت کدھر گئی؟ میں خوب جانتا ہوں کہ بعض لوگ عیسائی ہوکر خداوند کے کام کو بھول ہی گئے ہیں وہ نہ گھر کے رہے نہ گھاٹ کے جب پہلے لوگوں نے کچھ مانگا تو اُن کو اس عذر سے ٹال دیا کہ ہم عیسائی ہیں اب تمہارا کوئی حق نہیں ہے۔ اِدھر جب پادری صاحب نے کچھ مانگا تو پہلے سے لوداس چہرہ نظر آیا اور لمبے لمبے سانس لینے لگے کہ ہائے بھوکے مرگئے پادری جی اس سال کیا ہوگا بہت قرض دینا ہی آمدنی بہت کم ہوئی ہے بس پادری صاحب کو دوبارہ بولنے کی گنجائش نہ رہی الٹا گھر کو چلا آیا۔ آجکل کچھ زمین ملنے کی امید عیسائیوں کے دلوں میں پیدا ہوگئی جس وقت کچھ افواہ معلوم ہوئی تب عیسائی سرگرم ورنہ شیر گرم عذر یہہ کہ ہم غریب ہیں یا تو زمین لے دو ورنہ ہم سے کچھ نہ مانگو۔

ہم اِس عذر کو عذر نہیں سمجھتے بلکہ یہہ بات نیم ایمان آدمیوں کا مقولہ ہے کیونکہ جن جن لوگوں کو زمین مل بھی گئی ہے اُن میں بھی بعض ایسے ہیں جو سلف سپورٹ کے نام سے بھی واقف نہیں ہیں اور جو کچھ سمجھتے ہیں ان کا یہہ حال ہے کہ ادھر سٹیشن نے دھمکا یا اُدھر جھٹ پاسٹر سے بگڑی اور چندے سے جواب۔

سچ پوچھو تو بعض اب تک عیسائی نہیں ہوئے۔ وہ مشنریوں کے عیسائی ہیں نہ کہ خدا کے۔ اِدھر ولایت والے مشنریوں کی جان خشک کرتے ہیں۔ اُدھر عیسائی اب تک کچے بچتے ہیں۔

اے جملہ برادران کوشش کرو اور لوگوں میں اشتہار کرو کہ ولایت والوں کا منہ نہ تاکو۔ اور بیگانے حق کو نہ چھوؤ بلکہ بہادر بنو اور دلاوری کرو اور آپ قوم بن کے دکھاؤ اور اپنے کام سنبھالو کوئی دن ایسا آئیگا کہ مشنری صاف جواب دینگے پہلے ہی سنبھل جاؤ اور اپنی کمائی سے ولایت والوں کا ہاتھ بٹاؤ اور ان سے مشنریوں کی جان چھڑاؤ کچھ بڑی بات نہیں کہ ۲۵ یا ۳۰ گھر مل کے ایک پاسٹر لیں اور انجیل سیکھیں اُدھر کارکن اشخاص پر بھی فرض ہے کہ اپنے ملک کو مسیح کے لئے فتح کریں اور خود انکاری کا سبق سیکھیں۔ اور گورے ہاتھ والے روپے کی محبت کو دل کم کریں اور بھائیوں کی روکھی سوکھی روٹی کھاکر اور ساگ دال پر گذارہ کرکے شہر کیطرح گرجیں آگے خدا مدد کرنیوالا ہے اور اپنی ساری فکر اس پر ڈال دو جس کو آپ کی فکر ہے اور قمیض کی جگہ کرتا اور پتلون کی جگہ پاجامہ اور بوٹ کی جگہ جوتی پہنکر مسیح کی مرضی کو پورا کرو اور مسیح کے فرمان کو یاد کرو جس نے فرمایا ہے کہ مزدور اپنی مزدوری کا حقدار ہے خداہمت اور حوصلہ دیگا فقط والسلام۔

راقم - بوٹا مل واعظ ماناوالہ۔

خواہ یہہ لو خواہ وہ لو

مندرجہ بالا عنوان کے الفاظ ہر کس و ناکس کی زبان سے مستعمل اور عمل میں لائے جاتے ہیں جب یہہ الفاظ متکلم مخاطب کے سامنے بولتا تو اس کے بولنے کی منشا اور مراد بالخصوص یہہ ہوا کرتی ہے کہ تمہاری مرضی کے میلان کے موافق اور دلی اطمینان کے بموجب جو اشیا کہ پیش نہادہ ہیں انکو چن لو یا انتخاب کرلو۔ زبان دھوم راجی یا انگریزی میں بھی اگر ایسے موقع پر کوئی لفظ سمجھتا ہے تو اگر غلطی نہ کروں "چوز" کا ہے جس کے معنے چھانٹ لینے اختیار کرنے کے ہیں۔ بالائی سطور کے رقم کرنے سے بندہ کی مراد بھی وہ ایسے "چوز" ہے جنکو لیکر ہر صاحب تمیز اپنی روزانہ زندگی سے مقابلہ کرکے میزانِ عقل میں تول سکتا ہے۔ اور کسی وشنی پر لحاظ کرکے آیندہ کو تنگ راہ پر اپنی صلیب اٹھاکے اُس کی پیروی کرسکتا ہے یہہ تحفے پرانے اور نئے عہد سے ایک ایک کرکے لئے گئے ہیں۔ اگرچہ کلام الہٰی میں معرفت الہٰی کے طومار اور شناخت خدائی کے انبار لگے ہیں پر یہہ دو چھوٹی چھوٹی اور عام نظیریں بطور عبرت و نصیحت اور یاد دہانی کے پیش کرتا ہوں پیچھے آمدم برسر مطلب۔

"تول جس کے لئے یہہ لکھا ہے کہ تولا گیا اور کم نکلا"۔ یہہ الفاظ ایک عام محاورہ کے ہیں جو کہ ہم خرید و فروخت لین دین اور خانگی معاملات میں استعمال کرتے ہیں۔ جب ہم بازار جاتے تو یہی کہتے کہ آیا یہہ چیز کھری ہے اور پھر نرخ کی بابت استفسار کرتے جب اس سے بھاؤ ہوجاتا تو کہتے دیکھیں ٹھیک تول کم نہ نکلے پر دوکاندار جواب دیتا۔ چاہے سو دفعہ تولو چھٹانک ماشہ زیادہ ہی ہوگی کم نہیں۔

گو یا وہ اپنے تول کا اعتبار جتاتا ہے۔ غرضیکہ دکاندار کے لئے تین چیزوں کا ہونا ضروری ہے۔ اول نفیس مال۔ دوم واجب نرخ۔ سوم موزون تول؛

یہہ الفاظ "کم نکلا اور تولا گیا" کس کی نسبت کہے گئے؟ بلشضر کی نسبت جس کے کہ باپ نے بت پرستی نفس پرستی اور خود پرستی میں عمر بسر کی پھر اُس درخت والے خواب کے ذریعے جسکی تعبیر دانیل نبی نے کی اور لفظ بہ لفظ اسپر موزون ٹھہری اور جس کا پورا پورا خمیازہ اُٹھانا پڑا بعد ازاں تب تو بڑی انکساری اور حلیم طبعی سے یہہ کہتا ہے" اب میں نبوکدنضر آسمان کے بادشاہ کی شکرگذاری اور ستائش اور تکریم کرتا ہوں کہ اُس کے سارے کام صداقت ہیں اور اُس کی ساری راہیں عدالت اور وہ انہیں جو مغروری سے چلتے ہیں ذلیل کرسکتا ہے" دیکھئے دانیل ۴: ۳۷ آیت؛

باپ تو باپ مگر بیٹا شرارت میں اُس سے بھی دو قدم آگے بڑھ گیا۔ اس وقت ایک تمثیل موزون ہوتی ہے کہتے ہیں کہ لوگ ایک مسجد ڈھا رہے تھے ایک ظریف پاس سے گذرا کہ کیا کر رہے ہو کہا فلانے بادشاہ کے بیٹے نے ایسا کرنے کو کہا۔ ظریف بولا خوب! باپ تو خدا کے لوگوں کو برباد کرتا تھا مگر بیٹے نے خدا کے گھر کو بھی نہ چھوڑا۔ دیکھئے اگرچہ یہہ مذاقیہ بات ہے پر نبوکدنضر اور بلشضر پر خوب بجتی ہے۔ باپ نے بت پرستی سکھا کر خدا کے بندوں کو بگاڑا اور انکی ہتک کرنی چاہی پر بیٹے نے خدا کے ہیکل کو کس طرح سے ناپاک اور ناواجب استعمال کیا کہ خدا کے پاک اور مقدس ظروف کو لیکر اُن میں جو کہ باپ یروسلم کی ہیکل سے نکال لایا تھا۔ کیا کیا ناواجب استعمال کئے ذرا خیال کیجئے کہ جس وقت ہمارے نبی نے ہیکل میں خرید و فروخت کرتے لوگوں کو دیکھا تو کیسی غیرت اُس کے دل میں آئی جو کہ اس کے ہزاروں برس بعد یہہ واقعہ سرزد ہوا۔ اسوقت بھی خدا کے دل میں کتنی غیرت ہوئی ہوگی جہاں پاک ترین مکان ہو اس کے ظروف ہیں اس دنیوی عیش و عشرت شراب خوری۔ ناچ رنگ وغیرہ کے جشن ہوں؛ جب یہہ ناچ اور گانا بجانا وغیرہ ان امیروں لونڈیوں۔ رنڈیوں اور کل اراکین سلطنت کے ساتھ ہو چکا تب تو خاص ملکہ بادشاہ کی عمر کی درازی کے لئے دعا دیکر دانیل نبی کی بابت خبر دی کہ اُن انگلیوں کے مرقوم الفاظ کا راز وہی فاش کرسکتا ہے جس نے آپ کے باپ کو بھی بتلایا تب بادشاہ دانیل نبی کو بلاتا اور دانیل اُن کو پڑھکر تشریح کرتا وہ الفاظ یہہ ہیں

Mane, Mane, Tigel, Uphar sin

اگرچہ سب الفاظ کی تشریح عمدہ ہے پر "تقل" کے الفاظ بہت ہی پُر تاثیر ہیں۔ دیکھئے اس تعبیر کے بعد دانیل سرفراز ہوکر تیسرے درجہ کا حاکم ہوتا اور بعد ازاں دارا مادی تخت کا وارث ہوتا اور اپنی عمر کے باسٹھویں برس میں اس منصبی کام پر سرفراز ہوتا۔ کیا ہم اس نظیر میں کچھ سبق سیکھتے ہیں ہاں ضرور جس طرح بلشضر نے خدا کی ہیکل کے ظروف کو ناپاک کیا اُسی طرح اگرچہ ہمارا عبادت خانہ ہے پر پولوس رسول کے کہنے کے موافق ہم خود خدا کی ہیکل ہیں اور اسمیں طرح طرح کے ظروف مثلاً عقل۔ فرمانبرداری۔ نیکی۔ ایمانداری پرہیزگاری۔ محبت۔ امید وغیرہ ہیں۔ پر ہم اُن کے ناواجب استعمال سے اُن کو اُلٹے نام دیتے یعنے جہالت۔ نافرمانبرداری بدی۔ بے ایمانی۔ دشمنی۔ اور ناامیدی وغیرہ۔ ہندوں میں اگر مہتر یا خاکروب پاس سے گذر جائے یا اُن کے ساتھ لگ جائے تو وہ نہاتے یا اُس چیز کو صاف کرتے کس سے؟ پانی سے۔ پر ہمارے ناپاک برتنوں کے صاف کرنے کے لئے اُس نے کس قدر مصیبت اور تکلیف اُٹھائی۔ کہ ہندو تو پانی سے پر اُسکو خون بہانا پڑا کہ ہمارے دلی ظروف کے داغوں کو وہ چشمہ جو کہ کروس سے جاری ہو دھوئے

(۳)۔ اُس کی یادگاری کے لئے تمام دنیا میں کہا جائیگا؛

بقول سعدی ؎

زندہ است نام فرخ نوشیرواں بعدل۔
گرچہ بسے گذشت کہ نوشیرواں نماند۔
خیرے کن اے فلاں و غنیمت شمار عمر
زاں پیشتر کہ بانگ برآید۔ فلاں نماند

واقعی نیکوں کا مرجانا اور بدوں کا جینا یکسان ہے بلکہ اُن کا نام اُن کے مرنے بعد بھی بدوں سے بڑھکر روشن ہوتا ہے جیسے ہاتھی کی قسمت اُسکی جین حیات میں ایک ہزار تو مرنے وقت سبب دانتوں کے دس ہزار۔ یہاں ایک گرو کے پاس ایک عورت اپنی قلبی محبت کے سبب بہت مہنگا مول کا عطر لائی اور اُس گرو کے پاؤں پر ملتی اور اپنی عزت کو اُتار دیتی یعنی بالوں سے ہی بجائے رومال کے پونچھتی۔ ہم عام دنیوی فہم والے اس محبت کے کام کو نوابی تمسخر سمجھتے جیسا کہ اُس وقت کے تماشبین دیکھنے والوں نے دیکھ کر کہا کہ کیوں اتنی قیمت کا عطر ایک شخص کے پاؤں پر ملا گیا۔ کیوں نہ محتاجوں کو اس کو بیچکر اس کی نقدی تقسیم کی گئی۔ یہہ ہمارے بیرق اور طریقہ سے بیرون اور عقل سے بعید ہے۔ واقعی ہمارے طریقہ اور طرز سے علیحدہ۔ کیونکہ چہ نسبت خاک را بہ عالم پاک۔ وہ جس نے کہ ہمکو ایک مشت خاک سے پیدا کیا اور اپنی صورت کا جلوہ اگرچہ ہمارے پہلے ماں باپوں نے بگاڑ دیا۔ اور حواس خمسہ اور خلقت ہفت پارچہ عطا فرمایا اور بے عیب و لوث ایک بولتا طائر اس قفس میں محبوس کیا اور بسایا کیا ہم اسکی برابری کرسکتے ہیں؟ دیکھو جب اُس کی کسی نے برابری کی وہ ایسا چکنا چور ہوگیا جیسے آبگینہ سنگ پر۔ وہ اپنے کلام اقدس میں کیا کہتا ہے میرے خیال تمہارے سے خیال نہیں اور نہ تمہاری راہیں میری راہیں ہیں دیکھو یسعیاہ ۵۲: ۸ آیت؛

اِس عورت نے تو اتنی قیمت کا عطر دیا اور جس کے صلے میں اُس گرو یعنے خداوند یسوع مسیح نے ایک تحسین اور آفرین اسکو کیا دی کہ اُس نے ایک ایسا نیک کام جو کہ

دنیا کی نظر میں بے سود ہے پر یہہ ایسا مشہور اور اسکی کرنے والے ایسے شہرۂ آفاق ہوگئے کہ وہ کہن یعنی بات ہمارے منجی کی پوری ہوئی کہ "اُس کی یادگاری تمام جہان میں کی جاویگی"۔ اس عورت کے نمونہ اور تمثیل سے کیا درس ملتا ہے کہ جب اُس نے اپنی ساری پونجی دیدی اور قلبی محبت سے ایسا جوش ملا کہ عفو گناہ کسی سے ضرور ہونا چاہئے تب ہی گناہ بخشنے والے پاس آئے اور کیا لکھا ہے کہ اُس کے گناہ بخشے گئے۔ جیسا اوپر پہلے مضمون میں بتایا گیا کہ دکاندار کو تین چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے اسی طرح ہمیں بھی چاہئے کہ اول سچی توبہ۔ دوم کامل ایمان۔ اور پھر اُمید اور جسمیں محبت جو کہ سب سے بڑھکر اُس کے کام ظاہر ہوں گے اور ان دونوں نظیروں سے فروعبرت حاصل کر کے اپنے Chameks کی طرف خیال کریں۔ اور دونوں نظیروں میں سے دوسری کو اپنا رہبر بنائیں۔ اور اُس آفتاب صداقت کی اشعاع مجتمع کی روشنی کو دلکی تاریک زمین میں آنے دیں۔ کہ اُسی کی سچی روشنی سے منور ہو کر روز بروز ترقی کرتے چلے جاویں اور خدا بندہ کو بھی توفیق دے کہ ناظرین کے ساتھ ہم آہنگ و اطفر ہو کر قدم بقدم سبکے ساتھ میں بھی مسافر کی طرح اس سراخانہ سے اُس سلامتی کے شاہزادے کو ملنے کیلئے کوشاں و ساعی ہوتا چلا جاوے۔ آمین ثم آمین

سب کا خادم

این پی از کالکا

استفسار

میں نہایت ممنون و مشکور ہونگا اگر کوئی صاحب ایک پوسٹ کارڈ پر بندہ کو اس امر سے مطلع فرماوینگے کہ پنجاب میں یا اور کہیں کوئی ایسا ڈاکٹر ہے جو جلدی امراض میں ماہر اور اچھی جانچ کر سکے۔ راقم

آئی۔ این۔ براؤن۔ چھپانگر۔ بھاگلپور ؛

صراط المستقیم

راہ حق یعنی وہ سچا راہ جو حق تعالے سے ملاپ کا راہ ہے وہی ایک راہ ہے جو یہودیوں اور عیسائیوں کی کتابوں نے دکھلایا ہے۔ جو بائبل کے نام سے موسوم ہے یقیناً سارے عالم میں صرف وہی کتاب ہے۔ جو جہان کو روشنی بخشتی ہے۔ اور وہی لوگ صراط المستقیم پر ہیں جو بائبل کی بتائی ہوئی راہ پر چلتے ہیں اور جو لوگ اس راہ کے وسیلے زندگی کا سفر طے نہیں کرتے وہ حق کے مسافر نہیں ہیں سچ مچ خدا نے ایک ہی راہ سارے جہان کے سفر کے لئے مقرر کی ہے۔ جو سب اولین و آخرین کی راہ اور آدم ہابیل نوح ابراہیم اور اس کی اولاد پر خدا تعالے کی طرف اِس راہ کا انکشاف ہوا۔ ہم بھی اُسی راہ کے مسافر ہیں اور ہمیں یقین ہے کہ جہان وہ گئے ہیں ہم بھی وہاں پہنچینگے کیونکہ ان کی اور ہماری ایک ہی راہ ہے اِس لئے منزل مقصود بھی ایک ہی ہے۔ دنیا میں کبھی کبھی کسی خاص مقام کے لئے چند متضاد راہیں ہوتی ہیں لیکن خدا کے گھر میں پہنچنے کے لئے صرف ایک ہی راہ ہے اور ہر زمانہ اور قوم کے لوگ اسی ایک راہ سے ہو کے گئے ہیں ؛

کیونکہ وہ راہ عالم کے شروع سے بتدریج جلوہ نما ہے اور وہ راہ خدا کی نکالی ہوئی ہے کسی آدمی یا فرشتہ جو محض مخلوق ہو اِس راہ کے بنانے کی لیاقت نہیں رکھتا۔ پھر یہہ بات بھی خلاف از قیاس ہے کہ خدا چند متضاد راہیں بنادے ورنہ مسافر جھگڑوں میں پڑ جائینگے اور خدا خود صادق القول نہ رہیگا جو سلامتی کا بانی ہے اب یہہ متضاد راہیں جو دنیا میں بے شمار دیکھ رہے ہو یہہ سب آدمیوں کی چالاکی اور کاریگری ہیں خدا نے تو کلام اللہ شریف میں ایک ہی راہ دکھلائی ہے اور اسی راہ سے سب رسول اور نبی اور مومنین جان نثاری کرتے ہوئے چلے گئے ہیں اور یہہ راہ بذریعہ علامات ان پر ظاہر کی گئی کہ ایک شخص عورت کی نسل اور گناہ سے مبترہ ابراہیم کی نسل یہوداہ کے فرقہ داؤد کے خاندان اور بیت اللحم میں ظہور پاویگا۔ اور دنیا کو تعلیم و ہدایت کر کے بہتوں کے لئے اپنی جان صلیب پر دیگا اور اس کی جان عالم غیب میں رہنے نہ پاویگی ؛

جب اُس راہ کا مالک اس دنیا میں مجسم ہو کر آیا تو اُس نے پکار کر علانیہ طور پر بیان کیا کہ راہ اور حق اور زندگی میں ہوں کوئی بغیر میرے وسیلے کے باپ (خدا) پاس آ نہیں سکتا۔ یوحنا ۱۴: ۶۔ یہہ دعوے خداوند یسوع مسیح کا ہے اور یہہ دعوے سچا ہے جو شخص مسیح کی ساری کیفیت اور کلام اللہ کی حقیقت سے واقف ہے وہ ضرور سر جھکا کے اس دعوے کو قبول کریگا۔ کیونکہ یہہ دعوے بے دلیل نہیں ہے بلکہ کامل دلائل کے ساتھ ہے۔ ۱۹ سو برس سے اس دعوے پر آسمان سے دلیلوں کا مینہ برس رہا ہے پس مسیح اپنے دعوے میں سچا ہے اس کو چھوڑ کر دوسری راہوں سے چلنے والے ضرور کسی اور جگہ میں جائینگے نہ خدا کے پاس۔ خدا کے پاس صرف وہ لوگ ہی پہنچیں گے جن کے ہاتھ میں سچی ایمان کا سارٹیفکیٹ ہوگا۔ ورنہ رستے ہی میں پکڑے جاوینگے ؛

قرآن کا مصنف بھی اس راہ کی تائید میں یوں فرماتا ہے کہ اے یہودیو اور عیسائیو تم کسی راہ پر نہیں جب تک قائم نہ کرو توریت اور انجیل کو جو اتارا تمہارے رب کی طرف سے (مائدہ) پس ثابت ہوا کہ جو لوگ توریت و انجیل کو قائم نہیں کرتے اور اس کی بتائی ہوئی راہ نہیں چلتے وہ ضرور کسی راہ پر نہیں ہیں اور سچ مچ حق سے گمراہ اور خدا سے برگشتہ ہیں قرآن میں یہہ بھی فرمایا گیا ہے کہ یہودیو اور عیسائیوں کو بھلائی ہے نے راہ کی سوجھ اور کہ توریت و انجیل سیدھی راہ نور و ہدایت اور راہ حق اور صراط المستقیم کو

قرآن بھی اُس راہ کا منادی ہے۔ پس اے سارے عالم کے لوگو اس راہ کے وسیلے زندگی کا سفر طے کرو کیونکہ یہی سلامتی کی راہ اور زندگی میں پہنچانیوالی ہے اور خدا کے بیٹے پر جو اس راہ حق کا سربراہ ہے ایمان لاکر عالم عاقبت کی خوشیاں مناؤ ۔

اس راہ میں چلنے والوں کو اس زندگی میں دکھ مصیبت تنگی و تکلیف رنج و الم تو اکثر اوقات پیش آہی جاتے ہیں۔ پر اس کا انجام ہمیشہ کی زندگی ہے۔ جیسا کہ حق نے فرمایا ہے کہ تنگ دروازے سے داخل ہو کیونکہ چوڑا ہے وہ دروازہ اور کشادہ ہے وہ رستہ جو ہلاکت کو پہنچاتا ہے اور بہت ہیں جو اُس سے داخل ہوتے ہیں کیا ہی تنگ وہ دروازہ اور سکڑی ہے وہ راہ جو زندگی کو پہنچاتی اور تھوڑے ہیں جو اُسے پاتے متی ۷: ۱۳-۱۴۔ یہہ راہ اس واسطے تنگ اور سکڑی کہلاتی ہے کہ اسمیں صرف وہ آدمی گذر سکتا ہے جو اپنے بھارے بوجھ کو چھوڑ کر گناہ اور بے ایمانی اور دنیا کی بری خواہش اور الجھانے والی بدی کو اتار کر اس رستہ میں چلتا ہے اور نیچ انسانیت کا جامہ پہنکر پرانی انسانیت کو اس کے تعلقوں سمیت اتار پھینکتا ہے اور دنیا کی ساری آزمائشوں کی برداشت کرتا اور مصیبتیں سہتا ہے؟ اس واسطے اس پر چلنے والے تھوڑے ہیں ۔

لیکن وہ راہ جو دوزخ کو جاتی ہے بڑی چوڑی اور کشادہ ہے کیوں؟ اس واسطے کہ کشادہ دروازوں میں اکثر آدمی بہت بوجھ اور اسباب ساتھ لیکر گذر سکتا ہے اور بعض اوقات گاڑی بگہ۔ بگی۔ چھکڑے تک بھی اُس میں سے گذر ہو سکتی ہے۔ اسی طرح جو آدمی بے ایمانی کو ساتھ رکھنا چاہتا ہے اور مسیح کو اپنا نجات دہندہ نہیں سمجھتا اور شہوت پرست اور بت پرست اور ہر ایک ناراستی سے لدا ہوا ہے اور نہیں چاہتا کہ مصیبتوں اور آزمائشوں کی برداشت کرے وہ کشادہ راہ کا مسافر ہے جہاں سب باتیں ہضم ہو جاتی ہیں کیونکہ اس کشادہ رستہ میں بہت گناہوں کی گنجائش ہے اور اس کا انجام ہمیشہ کی آگ ہے جس کے پانیوالے بہت ہیں ۔

اے کاشکہ لوگ حق و باطل میں تمیز کریں اور صراط المستقیم پر چلیں فقط ۔

الراقم

بوٹا مل مسیحی واعظ مانانوالہ گوگیرہ برانچ

ضروری سوال برائے جواب طلب

ناظرین اخبار نور افشاں تسلیم۔ باادب گذارش ہے کہ ذیل کے دو سوالوں کا جواب عنایت فرمادیں نہایت مہربانی ہوگی ۔

اوّل۔ عیسائیوں کو چوہڑوں کے ہاتھ کا پکا ہوا کھانا جائز ہے یا نہیں؟ تشریح کے ساتھ تسلی کریں ۔

دویم۔ کھانے پینے کی بابت عیسائی دین کی تعلیم کیا ہے؟

(نوٹ)

التماس ہے کہ کوئی مخالفانہ بحث اور جھگڑا درمیان تحریر کے نہ ہو صرف جو باتیں ٹھیک اور حق ہیں اور انجیل شریف کا اصول ہے بیان کیجئے فقط زیادہ سلام ۔

الراقم

خوشحال سنگھ مانانوالہ۔ مقام روڑانوالی۔ گوگیرہ برانچ

ریزیڈنٹ آف کشمیر رپورٹ دیتے ہیں کہ دریائے شیوک میں جو گذرگاہ سے نے شمال مغرب کو ہے ایک ایسا گلیشیر آگیا ہے جو گذشتہ سال والے گلیشیر سے بہت بڑا ہے۔ کہتے ہیں کہ یہہ گلیشیر پانچ میل طول میں ہے۔ اور اگر یہہ یکلخت پگھل گیا تو تمام وادی انڈس میں طوفان آجائیگا۔ مگر امید واثق ہے کہ یہہ رفتہ رفتہ گلے گا۔ اس مقام پر نگہبان مقرر کئے گئے ہیں تاکہ لوگوں کو اس واقعہ سے آگاہی ہو جاوے کیونکہ دریا میں بڑی بھاری طغیانی آجاتی ہے اور اس طغیانی کو وادی تک پہنچنے میں دو دن کا عرصہ لگتا ہے۔ خدا محفوظ رکھے ۔

واقعات اور حادثات

کوکب ہند ایک چینی اخبار سنٹرل چائینا ریکارڈ سے ایک بڑے خوفناک حادثہ کا یوں بیان کرتا ہے کہ شہر ٹنگکیانگ کے مشن سکول پر ۲۰ اپریل کی صبح کو جبکہ تمام طلباء اور اساتذہ چیپل ہال میں دعا کر رہے تھے کہ ناگاہ بجلی گری۔ بجلی پہلے گھنٹے کے برج پر گری پھر وہاں سے تقسیم ہوکر تین چار طرف پھیل گئی اور تین دو دکش اس کے صدمے سے مسمار ہو گئے۔ اور کئی ایک کھڑکیاں شکست ہو گئیں۔ چھت اور دیوار کا بہت نقصان ہوا۔ مکان کے گرنے اور بجلی کی کڑک کی آوازیں ایسی مخلوط تھیں کہ اُن میں امتیاز نہ ہو سکتا تھا۔ ایک جوان جو ایک کھڑکی کے پاس بیٹھا ہوا تھا اسکی صرف ایک ٹانگ جل گئی۔ ایک طالب علم کئی گھنٹوں تک بیہوش پڑا رہا اور اس کی امید نہ تھی مگر وہ ہوش میں آگیا اور اب خیریت سے ہے پانچ طلباء کا بدن کسی کسی جگہ سے جل گیا مگر وہ بچ رہے ایک میم صاحب جو باجا بجا رہی تھی بیہوش ہو گئی اور کئی ہفتہ تک اُن کے اعضاء ایسے بیکار رہے جیسے کہ فالج کی حالت میں ہوتے ہیں۔ مدرسہ کے منشی کا نصف جسم ایسا جھلس گیا تھا جیسا کہ بھٹی میں جھلس جاتا ہے اور دس دن تک اسکی جان خطرہ میں رہی۔ تماشبین چہار سو سے اس حادثہ کے دیکھنے کو آتے رہے ۔

یہی اخبار راوی ہے کہ حال ہی میں مسوری کے درمیان بھی ایک ایسی ہی واردات ہوئی کہ دو مس صاحبان اور ایک صاحب شام کے وقت ایک کمرہ میں بیٹھے ہوئے تھے کہ یکایک اُنپر بجلی گری مگر اُنکی پوشاک ہی صرف

تھوڑی سی جل گئی مگر باقی خیر گذری ؛

ریلوے میں مسلمان عورت پر ظلم۔ حکام ریلوے نے زنانہ گاڑیاں اس غرض سے بنائی ہیں کہ بدمعاش لوگوں سے عورتوں کو پناہ ملے مگر افسوس کہ بدمعاش اپنی کرتوتوں سے باز نہیں آتے اور موقع پاکر ایسی ناجائز حرکات کر بیٹھتے ہیں کہ انگشت بدندان ہونا پڑتا ہے۔ چنانچہ حال کی خبر ہے ایک مسلمان ذات شریف سارن سے گورکھپور کو جاتے تھے آپ کے ہمراہ آپکی اہلیہ بھی تھی جو کہ زنانہ درجہ میں بیٹھی تھی۔ جس گاڑی میں یہہ عورت بیٹھی تھی اُس میں تین اور لوز معی عورتیں تھیں جب گاڑی تیز ہوئی تو انجن ڈرائیور اس خانہ میں گھس آیا اور معصومہ سے منہ کالا کرکے بھاگ گیا۔ جب گاڑی سٹیشن پر پہنچی تو رپوٹ کی گئی۔ انجن ڈرائیور بلایا گیا۔ اُسکو چاروں عورتوں نے شناخت کیا۔ مگر افسوس کہ رنگت کا پاس کرکے حاکم نے ڈرائیور کو صاف رہا کردیا۔ اس مثال سے یہہ کہنا غیرموزون نہ ہوگا کہ ریلوے میں سفر کرنے والے اصحاب کو اپنی اور اپنے مستورات کی خاص احتیاط رکھنی لازم ہے ورنہ بعض وقت حضرات ریلوے ایسے سخت ظلم کرتے ہیں کہ تنگ تنگ و بدم دم نہ کشیدم والا معاملا ہو جاتا ہے ؛

موتیوں کا نیلام۔ سیلون میں موتیوں کا نیلام ۲۵ دن تک جاری رہا اس عرصے میں جو سیپ نکالے اور نیلام کئے گئے انکی تعداد سات کروڑ ۴۴ لاکھ پائی گئی ہے۔ نیلام میں قیمتیں خاطر خواہ وصول ہوئیں اور سرکار کو ۲۲ لاکھ ۴۴ ہزار روپیہ وصول ہوا ہے۔ سیلوں کی طرح گورنمنٹ مدراس نے بھی سرشتے سے فائدہ اٹھانے کی ٹھانی ہے اسکی بابت بجٹ میں تذکرہ کیا گیا ہے۔ اس مد سے امید ہے کہ خزانے کو معقول تقویت ہوگی۔ یہاں کے سمندر میں بھی موتیوں کے سیپ موجود ہیں اور تجربہ سے معلوم کیا گیا ہے کہ سیلون اس رقابت کو برداشت نہیں کرسکیگا ؛

تہذیب وشائستگی کا جلسہ۔ ورجینیہ صوبہ کے شہر جمس ٹون میں ۱۳ مئی ۱۹۰۷ء کو ایک عالیشان عالمگیر جلسہ ترقی تہذیب وشائستگی کی نمائش کا ہوگا اس موقعہ پر امریکن قوم کے جنم کی پوری ایک صدی کا جشن منایا جاویگا۔ امریکن قوم جس نے آج دنیا کے میدان میں درجہ اول کی ترقی کر دکھلائی ہے ۱۳ مئی ۱۶۰۷ء کو پیدا ہوئی تھی اور ۱۳ مئی ۱۹۰۷ء کو ایک صدی پوری ہو جانے کی خوشی میں عالیشان جلسے منائے جائینگے۔ ان جلسوں میں پریسیڈنٹ روسیولٹ کی طرف سے تمام اقوام روئے زمین کے لوگ عزت سے مدعو کئے گئے ہیں۔ امریکن قوم نے ایک صدی کے عرصے میں کہاں سے ترقی کی اور کہاں تک کی ہے اسکی دلکش کیفیت مجسم صورت میں پیش ہوگی۔ پریسیڈنٹ روسیولٹ صاحب نے تمام اقوام کو تاکید کی ہے اس موقعہ کے جشن کے لئے جتنے بھیج سکیں جنگی جہاز روانہ کریں اور اس کا سامان ابھی سے ملکی اور قومی اور سرکاری طور پر کر رہے ہیں ؛

رسید زر

سیکرٹری۔ سی۔ ایل۔ ایس لاہور	ے ۸؍
مسٹر ایل۔ لکھمن لعل	صہ
مس ایم۔ ایمبلٹن	ے ۸؍
منشی پنچم سنگھ - تین ماہ -	۱۰؍
ای۔ کیٹ	عگ
مسٹر پی۔ داس	ے ۸؍
ملک روشن خان	عگ ۸؍
مسٹر پریم داس پوران	صہ ۱۴؍
ایم۔ داہیٹ	عگ
ڈاکٹر ینگسن	للعہ
جی۔ مل۔ لائیل پور	عگ ۸؍
نورمسیح۔ ڈیولی	عگ ۸؍
مسٹر بی۔ این۔ پال	عگ ۳؍
پادری۔ اے۔ برسکو	عگ ۸؍
لالہ درگا داس	ے ۸؍
پادری۔ ایم۔ ای۔ وگرم پشاور	ے ۸؍
پادری جے۔ ٹیبنرج۔ ڈلہوزی	عگ ۸؍
پادری ڈبلیو۔ ڈی۔ کے ٹریٹر۔ علی گڈھ	للعہ ۱۱؍
منشی محمد حسین ڈیرہ اسمعیل خان	عگ ۸؍
پادری جوزف ٹیلر	ے ۸؍
پادری ڈبلیو۔ جی پراکٹر میرٹھ	صہ ۱۴؍
پادری اے۔ جے سالن	ے ۸؍
ایس۔ ڈیوڈ۔ لائیل پور	ے ۸؍
مسٹر۔ ای۔ نیمبی	عگ ۸؍
مس۔ جی۔ ڈبلیو۔ ریچرڈسن	عگ ۳؍
ہیڈ ماسٹر لنڈن مشن بنارس	صہ ۱۲؍
پادری سی۔ پی۔ کیمپ	ے ۹؍
ڈاکٹر۔ ڈی۔ ریبوئی	ے ۸؍
پادری۔ آر۔ ایف۔ جانس	ے ۸؍
مس۔ ای۔ شارپ	ے ۸؍
مس ایم۔ جے کیمبل	عگ ۹؍
مسٹر۔ جے۔ رینزاریو	للعہ
پادری۔ اے۔ بی۔ ایلین اٹاوہ	ے ۸؍

یکم اگست روسٹوفڈن میں دانعہ روس مین سٹرائیکوں نے ایک بلوہ کیا تمام تجارت بند ہوا اور انکی پولیس کے ساتھ مٹ بھیڑ ہو رہی ہے۔ داسٹرائیکس یعنی وہ مزدور جنہوں نے کارخانہ میں ناراض ہوکر اپنا نام چھوڑ لیا قتل ہوگئے ؛

نئی اور دلچسپ کتابیں

مطبوعہ پنجاب رلیجس بک سوسائٹی لاہور

روشنہ الکبری کی آتش زدگی قیصر نیرو کے زمانے کا ایک تاریخی ناول ہے ۴ر **ورجل** کی نظم اینیڈ کا قصہ جنگ ٹرائے اور یولیس کے سفر و مصائب کے حالات معہ سوانح عمری ہومر اور یونانیوں کا علم الاصنام قیمت ۴ر۔

تاریخ بائیبل مصنفہ ڈاکٹر بلیکی صاحب کی جن قوموں کا اس میں ذکر آیا ہے اُن کے تاریخی حالات درج ہیں۔ ۵۰ صفحہ قیمت ۲ر **الہام بائیبل** مصنفہ ڈاکٹر پیرمین سمتھ۔ اس میں بائیبل کی ماہیت اور حیثیت پر مفصل بحث ہے ۱۲ر **یسوع مسیح** کی گرفتاری اور موت از ڈاکٹر شاکر صاحب اس میں علاوہ تاریخی حالات و اخلاقی شریعت کے اُن ساتوں مقولوں پر مفصل بحث ہے۔ جو خداوند یسوع کی زبان سے صلیب پر نکلے تھے قیمت ۱۲ر۔ **الفریڈ اعظم** کی سوانح عمری ۲ر۔ **سکندر اعظم** کی سوانح عمری ۲ر **میرے رہنے کا گھر**۔ جسم انسانی کا دلچسپ حال باتصویر ۲ر۔ **سورج چاند ستارے**۔ علم ہیئت کا ایک مبسوط رسالہ باتصویر۔ رسالہ جس میں اس وقت تک کی دریافتوں کا ذکر ہے ۸ر۔ **تاریخ یونان** اس میں یونانیوں کی تواریخ فتوحات و عروج و زوال کے اسباب درج ہیں۔ **زندہ مسیح** اور اناجیل اربعہ جن میں مسیحیوں کے ایمان کی بنیاد پڑنے اور اناجیل کے حق میں جو معترض ہیں اُن کا ذکر ہے۔ قیمت ۱۲ر **حیات المسیح** یسوع مسیح کی زندگی انکے کاموں اور تعلیمات پر بحث ہے قیمت ۸ر ہے۔ **معذرت نامہ سقراط** جس میں حکیم سقراط اور فلسفہ یونان کا مفصل حال درج ہے قیمت ۸ر۔

درخواستیں اسسٹنٹ سکرٹری پنجاب رلیجس بک سوسائٹی لاہور کے نام آنی چاہئیں

پریسبٹیرین بیواؤں و یتیموں کا فنڈ

اطلاع دیجاتی ہے

کہ پریسبٹیرین بیواؤں و یتیموں کے فنڈ کی حالت نہایت عمدہ و ترقی پذیر ہے تجربہ کار صاحبان کی طرف سے اس بات پر حلفیہ شہادت ہے ستاون برس کے اندر اس فنڈ نے قریباً ستر ہزار روپیہ خرچ کرکے پنشن دیدیا ہے اور اس وقت سرکاری نوٹ کے ذریعہ سے قریباً بیالیس ہزار روپیہ پونجی رکھا ہوا ہے۔ کوئی اور پنشن فنڈ ایسے سستے طور پر بیمہ نہیں دیتا ہے اس میں ہند کا ہر ایک مسیحی اپنی بیوی بچوں کے لئے پنشن کی تجویز کر سکتا ہے۔ جس کسی کو چاہئے مینیجنگ ڈائرکٹر خوشی سے اس فنڈ کی بابت پوری پوری خبر دینگے۔

درخواست کی جاتی ہے کہ جو اس فنڈ میں شریک ہوں اُن دوستوں کے نام اور پتہ جن کو وہ اس فنڈ میں شریک کرانا چاہتے ہیں۔ ڈائرکٹر صاحب کے پاس بھیجدیں۔

المشتہر

پادری ڈاکٹر جے۔ کلارک مینیجنگ ڈائرکٹر

نولکھا۔ لاہور

ضرورت

غازی آباد کے سی۔ ایم۔ ایس اینگلو ورنیکیولر مڈل سکول کے لئے ایک پنجاب یا الہ آباد یونیورسٹی کے انٹرنس پاس شدہ اسسٹنٹ ماسٹر کی ضرورت ہے۔ تنخواہ شروع میں مبلغ ۲۰ روپیہ دیجائیگی۔ درخواستیں معہ اسناد کے ہیڈ ماسٹر صاحب مدرسہ ہذا کے نام آنی چاہئیں

دستور العمل نور افشان

قیمت سالانہ اہل شہر سے اخبار بغیر ضمیمہ ۱۲ معہ ضمیمہ ۲
قیمت سالانہ معہ محصول ڈاک ۳ ۱۲
قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجائیگی

شرح اجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
کالم کا آٹھواں حصہ	گ	۱؎	سے
چوتھائی کالم	۱؎	سے	عہ
نصف کالم	سے	عہ	۱۲؎
پورا کالم	عہ	۱۲؎	۲۰
پورا صفحہ	۲۰	۳۰	۵۰

ایک دفعہ کے لئے فی سطر کالم ۲ر مابعد کے لئے ۱ر فی سطر ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائے گا۔

نوٹ

نامہ نگار اپنی اپنی تحریروں کے آپ ذمہ دار ہیں۔

سنڈے سکول سبق

قیمت سالانہ پچاس پرچہ تصویر دار سنڈے سکول ۲ معہ محصول ۳
قیمت سالانہ آٹھ کاپی سبق سنڈے سکول ۱۲ معہ محصول ۱۲

تصحیح

۲۸ جولائی کے پرچہ میں لینڈ بز مشن ہوس لائیل پور کے اشتہار میں لفظ "استاد" کی بجائے "استانی" چاہئے۔ درخواستیں صرف مستورات ہی بھیجیں۔ (ایڈیٹر)

پادری ای۔ ایم ویری صاحب ڈی ڈی۔ اڈیٹر و مینیجر نور افشان کیواسطے مشن پریس لودیانہ میں ایم۔ وائلی۔ کے اہتمام سے چھپا